صحابہ کرام میں زیادہ علم والے کون تھے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0465

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاولی 1446ھ / 27 نومبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ تھا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مولا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کے علم مبارک کے کیا کہنے! اللہ تعالیٰ نے انہیں بے شمار علوم عطا فرمائے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں بچپن میں پالا اور زندگی بھر صحبت سے نوازا، جو سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں میں سے ہیں، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر علم کا دروازہ قرار دیا اور اکابر صحابہ کرام علیھم الرضوان جن کے علم کی طرف رجوع فرماتے، ان کی شانِ علمی کے کیا کہنے، لیکن علم کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہونے کے باوجود، صحابہ میں سب سے زیادہ علم والے نہیں، بلکہ اہلسنت کے نزدیک جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ و اہل بیت حتی کہ مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم سے بھی زیادہ علم والے تھے، اس پر کتبِ حدیث، شروحِ حدیث، عقائد و فقہ کی نصوص موجود ہیں، لہٰذا جنابِ مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ علم والا کہنا درست نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے "اعلم الصحابہ" ہونے پر کتبِ حدیث و شروحِ حدیث کی نصوص:

(۱) جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اعلم ہونے کے متعلق صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں، واللفظ لمسلم: "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلس علی المنبر فقال: عبد خیرہ اللہ بین أن یؤتیہ زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ فاختار ما عندہ! فبکی أبو بکر وبکی، فقال: فدیناك بآبائنا وأمھاتنا! قال: فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المخیر، وکان أبو بکر

أعلمنابه" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا کہ اسے دنیا کی تروتازگی عطا کرے یا وہ نعمتیں جو اس کے پاس ہیں، تو اس بندے نے اللہ کے پاس کی نعمتیں اختیار کیں، یہ سُن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ خوب رونے لگے اور عرض کیا: آپ پر ہمارے ماں باپ فدا، راوی فرماتے ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جنہیں اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (صحیح المسلم، ج07، ص108، رقم2382، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا) (صحیح البخاری، ج05، ص04، رقم 3654، السلطانیۃ، بالمطبعۃ الکبری الأمیریۃ، مصر)

مذکورہ حدیث کے تحت علامہ عینی اور ابن ملقن علیہما الرحمۃ لکھتے ہیں، واللفظ لا بن ملقن: "وفی قول أبی سعید: (وکان أبوبکر أعلمنا) ھو لائح فی کونہ أعلم الصحابۃ إذ لم ینکرہ أحد ممن حضر" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے قول سے ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سب سے زیادہ علم والے تھے، کیونکہ موجودین میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ (التوضیح لشرح الجامع الصحیح، ج 05، ص615، دار النوادر، دمشق) (عمدۃ القاری، ج04، ص244، دار احیاء التراث العربی)

مذکورہ حدیث کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "معلوم ہوا کہ جناب صدیق اکبر تمام صحابہ اور اہلِ بیت سے بڑے عالم بہت ذکی و فہیم اور سب سے زیادہ مزاج شناس رسول تھے رضی اللہ عنہ، اسی لیے حضور انور نے اپنے مصلے پر آپ کو کھڑا کیا، امام وہ ہی بنایا جاتا ہے جو سب سے بڑا عالم ہو، سارے صحابہ میں آپ سب سے بڑے عالم تھے۔" (مرأۃ المناجیح، ج08، ص285، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

(۲) "اعلم" امامت کروانے کا اولین مستحق ہے، اور صحیحین میں روایت موجود ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض کے دوران جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا، جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا "اعلم الصحابہ" ہونا معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں، واللفظ للبخاری: "أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی مرضہ: مروا أبابکر یصلی بالناس" بے شک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں ارشاد فرمایا: ابو بکر کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ (صحیح البخاری، ج09، ص98، رقم7303، السلطانیہ، بالمطبعۃ الکبری الأمیریۃ، ببولاق مصر) (صحیح مسلم، ج02، ص23، رقم418، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

(۳) ایک دوسری روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا: جس قوم میں ابو بکر موجود ہو، اس کی امامت کوئی اور نہ کروائے، ملاحظہ ہو: ”لا ینبغی لقوم فیھم أبوبکر أن یؤمھم غیرہ“ جس قوم میں ابو بکر موجود ہو، اس کی امامت کوئی اور نہ کروائے۔ (سنن ترمذی، ج06، ص51، رقم3673، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

حدیثِ صحیحین کے تحت ابو الولید باجی، علامہ قسطلانی اور ابو بکر ابن العربی علیہم الرحمۃ لکھتے ہیں، واللفظ للباجی: ”أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أبابکر أن یصلی للناس لأنہ کان أفضل الصحابۃ و أعلمھم“ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو لوگوں کی امامت کا حکم اس وجہ سے فرمایا کہ آپ تمام صحابہ میں سب سے افضل اور اعلم تھے۔ (المنتقی شرح الموطا، ج01، ص305، مطبعۃ السعادۃ) (ارشاد الساری، ج02، ص43، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ، مصر) (المسالک فی شرح الموطا، ج03، ص208، دار الغرب الإسلامی)

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”مروا أبابکر فلیصل“ وکان ثم من ھو أقرأ منہ لا أعلم دلیل الأول قولہ علیہ السلام: ”أقرؤکم أبی“، ودلیل الثانی قول أبی سعید: کان أبوبکر أعلمنا“ حضرت ”ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو“ کہ صحابہ میں سب سے بڑے قاری تو موجود تھے، لیکن حضرت ابو بکر سے بڑھ کر کوئی عالم نہ تھا، پہلی بات کی دلیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سب سے بڑے قاری حضرت اُبَی ہیں، اور دوسری بات کی دلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے کہ ابو بکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج03، ص863، دار الفکر، بیروت)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ”اعلم الصحابہ“ ہونے پر کتبِ عقائد کی نصوص:

روافض حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو ”اعلم الصحابہ“ قرار دیتے ہیں اور اس سے آپ کے خلیفہ بلا فصل ہونے پر استدلال کرتے ہیں، اس کا رد کرتے ہوئے محقق جلال الدین دوانی لکھتے ہیں: ”لا نسلم أن علیا أعلم الصحابۃ لأن الأمۃ اجتمعت علی کل من أبی بکر وعمر وعثمان بالتقدیم. والمجمع علی تقدیمہ مجمع علی أنہ أعلم ممن بعدہ۔۔۔ أن أبابکر قدم فی الصلاۃ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی جمیع الآل والصحب وصلوا وراءہ. والصلاۃ بنص جمیع الفقہاء الأعلم مستحق للتقدیم فیھا. وقد قدم، فثبت أنہ الأعلم“ ہمیں تسلیم نہیں کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ صحابہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، کیونکہ حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے مقدم ہونے پر اتفاق ہے، اور ان ہستیوں کی تقدیم پر اتفاق ان کے اپنے

مابعد یعنی مولا علی سے زیادہ علم والے ہونے پر اتفاق ہے۔۔۔بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی مبارک زندگی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو نماز پڑھانے کے لئے تمام اہل بیت اور اصحاب پر مقدم کیا گیا، اور ان تمام ہستیوں نے جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی، اور تمام فقہاء کی صراحت کے مطابق سب سے زیادہ علم والا شخص امامت کے لیے مقدم کیے جانے کا مستحق ہے، اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو ہی مقدم کیا گیا، جس سے آپ کا سب سے زیادہ علم والا ہونا ثابت ہوا۔(الحجج الباهرة فی إفحام الطائفة الكافرة الفاجرة، ص180،181، مكتبة الإمام البخاری)

علامہ شمس الدین ذہبی لکھتے ہیں: "ولا نسلم أن عليا كان أحفظهم للشرع بل كان أبوبكر وعمر أعلم منه" مولا علی کرم اللہ وجہہ شریعت کے سب سے بڑے حافظ تھے، یہ ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ جناب صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما ان سے زیادہ علم والے تھے۔(المنتقى من منهاج الاعتدال في نقض كلام أهل الرفض والاعتزال، ص432،433، مطبوعہ ریاض)

علامہ مجد الدین فیروز آبادی بھی اس حوالے سے رقمطراز ہیں: "ادعى أن عليا أفضل الخلق بعد رسول الله صلى الله عليه آله وسلم. وذكر على هذا دلائل. منها أنه كان أكثرهم علما۔ قلنا: هذا كذب صريح بحت لان أبابكر أعلم" ان کا دعوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مخلوق میں سب سے افضل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں، اور اس پر انہوں سے کئی دلائل دیئے، ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت علی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ ہم نے جواباً کہا: یہ صریح سیاہ جھوٹ ہے، کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سب سے زیادہ علم والے تھے۔(ملتقطا من الرد على الرافضة أو القضاب المشتهر على رقاب ابن المطهر، ص35،39، مكتبة الإمام البخاري للنشر والتوزيع، مصر)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کی نص:

علم مصطفی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سیدی اعلی حضرت نے علم صدیق، عمر اور علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو ترتیب وار بیان فرمایا، جس سے حضرت صدیق اکبر کا مولا علی سے اعلم ہونا ثابت ہوتا ہے، فتاوی رضویہ میں ہے: "امیر المومنین علی مرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: لوشئت لاوقرت من تفسير الفاتحة سبعين بعيرا، میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروا دوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزاء حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں۔ یہ فقط سورہ فاتحہ کی تفسیر

ہے، پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی۔ پھر یہ علم، علمِ علی ہے۔ اس کے بعد علمِ عمر، اس کے بعد علمِ صدیق کی باری ہے "ذھب عمر بہ تسعۃ اعشار العلم" عمر علم کے نو حصے لے گئے۔ کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابو بکر کو تھا، پھر علم نبی تو علم نبی ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص619، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net